OPEN ACCESS
Biannual Research Journal
AL-ILM
Volume: 07
Issue: 01
Spring 2023

تفسیر فی ظلال القرآن کے منہج استدلال کا تجزیاتی مطالعہ



ISSN (P): 2618-1134
ISSN (E): 2618-1142

AN ANALYTICAL STUDY OF THE METHODOLOGY OF REASONING OF THE TAFSEER FI ZILAL AL QUR'AN

Homepage URL:
https://www.alilmjournal-gcwus.com/index.php/al-ilm

Issue URL:
https://www.alilmjournal-gcwus.com/index.php/al-ilm/issue/view/13

Received: 29-03-2022
Accepted: 12-04-2023
Published: 25-06-2023

Ghulam Fiza
MPhil Islamic Studies, Minhaj University, Lahore
Email: fizzashahidbhatti@gmail.com

Munir Hussain
PhD scholar & senior lecturer of Islamic studies, Minhaj university Lahore
Email: ch.munir299@gmail.com

Saira Asghar
MS Scholar (IIU Islamabad) & Lecture Islamic Studies at University of Central Punjab
Email: sairaasghar699@gmail.com

ABSTRACT

This research paper contains the review of the style and method of Tafsir Fi Zalal Al-Qur'an written by Sayyid Qutb (1906 - 1966) the great religious scholar and representative of Islam, who had pervasive influence throughout the Muslim world, particularly in Egypt and the Arab countries.As we all know that the science of Tafseer is not only for a better understanding of the verses in the Quran but also for recognizing the Islamic laws that Muslims should implement. Moreover, the explanation of Quranic verses strengthens the connection with Allah. So many lagends have given their masterpieces to the Muslim Ummah and made great contributions in the preaching of Islam. Sayyid Qutb continued to serve as a popular Islamic, Spiritual and Intellectual guide. There are so many similarities and commonalities in their works of interpretations of this Holy Book but this honourable scholar has his own specialities having systematic, logical and rational way in this work "Tafseer Fi Zilal ul Qur'an" and he tried to make the Quranic instruction more easier for all. Many other tafaseers are written in a generally logical style of narration, while "Fi Zilal Al-Qur'an" is in the style of faith, Quranic and revolutionary style of narration. This article concludes that Tafseer Fi Zalal Al-Qur'an Quran seeks to explore the beauty of the verses of the Quran by using different writing skills and artistic techniques.

Keywords: *Tafsir, Syyed Qutub, Islam, fi Zilal al Qur'an, Egypth*

How to Cite: Ghulam Fizza, Munir Hussain, Hafiza Saira Ashgar, "تفسیر فی ظلال القرآن کے منہج استدلال کا تجزیاتی مطالعہ" Al-Ilm 7, no. 1 (2023): 73-87.

موضوع کا تعارف

قرآن مجید انسانیت کے لیے رشد وہدایت کا سرچشمہ ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اور اس کے منفرد اسلوب وبیان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر وتاویل سے متعلق بہت سے مفسیرین نے کام کیے لیکن تفسیر فی ظلال القرآن کا تفسیری ادب میں اپنے اسلوب تفسیر، انداز بیان اور اپنی صورت فکر کے لحاظ سے ایک منفرد مقام و مرتبہ ہے جو اپنے رنگ میں یقینا ممتاز ترین تفسیر ہے اور جس میں ایک دعوت عمل اور دعوت انقلاب مضمر ہے اور الفاظ و معانی کا حسین امتزاج ہے جس میں علمی، تحقیقی، وجدانی اور ادبی نکات جابجا موجود ہے جو نئی نئی تعبیرات استعمال میں لا کر مافی الضمیر کا اظہار کرتی ہے اور یہ پہلی تفسیر ہے جو خود قرآن کے اسلوب بیان میں لکھی گئی ہے دوسری تفاسیر بالعموم منطقی انداز بیان میں لکھی گی ہیں جبکہ " فی ظلال القرآن "ایمانی اسلوب، قرانی اور انقلابی انداز بیان میں ہے۔ زیر نظر مقالہ میں تفسیر فی ظلال القرآن کے منہج استدلال پر بحث کی گئی ہے۔ تفسیر پر گفتگو سے پیش تر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تفسیر زیر بحث کے مصنف کا مختصر تعارف قارئیں کے سامنے رکھا جائے۔

سید قطب کے احوال و آثار

آپؒ کا نام سید قطب والد حاجی ابراہیم قطب ہے اور آپؒ ۹ ستمبر ۱۹۰۶ء بمطابق ۱۳۴۲ ہجری کو "موشا" نامی بستی میں پیدا ہوئے سید قطب اپنی اس بستی میں چودہ سال رہے۔ یہ بستی وادی نیل کا حصہ اور بہت زیادہ خوبصورت تھی۔ سید قطب نے یہیں آنکھیں کھولیں اور پروان چڑھے۔ اس دور میں اس بستی کا شمار مال دار بستیوں میں ہوتا تھا اور لوگ خوشحال زندگی گزار رہے تھے۔[1] سید قطب کے گھر میں سیاسی شعور موجود تھا ان کے والد حزب الوطنی تنظیم کے باقاعدہ رکن تھے پہلی جنگ عظیم میں ان کا گھر سیاسی مسائل کے حل اور مشوروں کا مرکز بنا رہا ہے اور ان کی بستی خلافت عثمانیہ کے حق میں تھی۔[2] جب سید قطب کی عمر چھ سال ہوئی تو انکے والد کو ان کی تعلیم کی فکر ہوئی اس وقت بستی میں دو مدرسے تھے ایک کا نام "الکتاب" تھا اس میں جامعہ ازہر (مصر) کا نصاب پڑھایا جاتا تھا، دوسرا حکومتی یا سرکاری مدرسہ تھا بہر حال طے پایا کہ سرکاری مدرسہ میں داخل کروایا جائے۔ ان کے لئے نیا لباس تیار کروایا گیا اور پہلے دن خود والد صاحب ساتھ گئے۔ سربراہ مدرسہ نے بڑے اچھے انداز میں استقبال کیا۔ سید قطب خود فرماتے ہیں کہ میں نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن ان کی والدہ کی خصوصی خواہش تھی۔ اس دور میں مصر کے دنیدار خاندانوں میں حفظ قرآن کا عام رواج تھا۔ خاص طور پر جو خاندان اپنے بچوں کو جامعہ ازہر میں تعلیم دلوانا چاہتے تھے انہیں لازما اپنے بچوں کو حفظ کروانا پڑتا تھا۔

جب سید قطب چودہ سال کے ہوئے تو ان کے والدین اپنا گاؤں (موشا) چھوڑ کر قاہرہ کی ایک نواحی بستی میں رہا ئش پذیر ہو گئے وہاں ثانوی مدرسہ بنام "تجہیز یہ دارالعلوم" موجود تھا اس میں وہ طلبہ داخل ہوتے تھے جو یہاں سے فارغ ہو کر قاہرہ یونیورسٹی میں تکمیل تعلیم کا ارادہ رکھتے تھے۔ سید قطب اس مدرسہ سے ۱۹۲۹ء کو فارغ ہوئے۔ سید قطب نے ثانوی مدرسہ سے فارغ ہوتے ہی ۱۹۲۹ء میں قاہرہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۳۳ء میں یہاں سے بی۔ اے کی ڈگری اور ڈپلومہ ان ایجوکیشن حاصل کیا۔ یونیورسٹی میں ان کا شمار ذہین طلبہ میں ہوتا تھا۔

سید قطب نے تعلیم سے فارغ ہو کر وزارت تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی۔ انسپکٹر آف سکولز کی حیثیت سے ۱۹۵۲ء تک کام کرتے رہے۔[3] ۱۹۴۹ء میں وزارت کی طرف سے تعلیم اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے امریکہ چلے گئے وہاں دو سال قیام رہا ۱۹۵۱ء میں واپس آ گئے۔ یہ قیام ان کے لئے خیر و برکت کا باعث بنا۔ سید قطب نے وہاں مادی زندگی کی تباہ کاریوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ انہیں اسلام کی حقانیت اور صداقت پر مزید اطمینان نصیب ہوا۔ اس یقین کے ساتھ واپس آئے کہ انسانیت کی اصل فلاح اسلام ہی میں ہے۔

امریکہ سے واپسی پر سید قطب نے اخوان المسلمون کی جانب توجہ دی۔ اور ان کی دعوت کا مطالعہ کیا۔ بالآخر وہ ۱۹۵۴ء میں اخوان المسلمون سے وابستہ ہو گئے۔ یہ وہ دور تھا جب اخوان المسلمون کی قبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ بہت مختصر عرصے میں ان کے ارکان کی تعداد پچیس لاکھ تک پہنچ گئی۔ اور عام ارکان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی۔ ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء میں اخوان المسلمون کے قائد اور مرشد استاد حسن البناء شہید کر دیئے گے اور جماعت پر پابندی لگا دی گی اس آزمائش کے بعد جن افراد کو جماعت میں نمایاں حیثیت حاصل ہوئی وہ حسن الہیبقی، جو بعد میں اخوان المسلمون کے مرشد عام منتخب ہوئے اور دوسرے عبد القادر عودہ شہید، تیسرے اہم فرد سید قطب تھے۔ یہی وہ افراد تھے جنہوں نے فکری میدان میں جماعت کے لئے عظیم الشان خدمات سرانجام دی ۔(4) ۱۹۵۱ء میں اخوان المسلمون سے پابندی اٹھالی گئی۔ اور ان کے ارکان کو جیلوں سے رہا کر دیا گیا۔ نئے قائد حسن الہیبقی کی قیادت میں دوبارہ یہ قافلہ محو سفر ہوا۔ اس دور میں سید قطب جماعت کی مجلس عاملہ کے رکن منتخب ہوئے جماعت کے مرکزی دفتر میں انہیں شعبہ دعوت کا انچارج مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں انہوں نے اپنی زندگی دعوت و جہاد کے لئے وقف کر دی۔[5]

جولائی ۱۹۵۴ء میں سید قطب کو جریدہ اخوان المسلمون کا رئیس التحریر (چیف ایڈیٹر) مقرر کیا گیا اور دو ماہ بعد ۱۰ ستمبر ۱۹۵۴ء کو یہ اخبار حکومت کی طرف سے بند کر دیا گیا۔ جماعت پر دوبارہ پابندی لگا دی گئی۔ جماعتی سرگرمیو ں کو خلاف قانون قرار دے کر رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا جن میں سید قطب بھی شامل تھے۔ جماعت کے سرکردہ رہنماؤں کو سزائے موت سنا دی گئی۔ دوران قید سید قطب پر بہت زیادہ تشدد کیا گیا۔ انہیں آگ سے داغا

گیا، پولیس کے کتے ان پر چھوڑے گئے۔ سر پر مسلسل کبھی گرم اور کبھی ٹھنڈا پانی ڈالا گیا، دل آزار الفاظ اور اشا روں سے ان کی توہین کی گئی۔ ان سب چیزوں نے سید قطب کے ایمان ویقین کو فولاد بنادیا۔ آپ کے پائے ثبات میں ذرابرابر لغزش نہ آئی۔ ۱۳ جولائی ۱۹۵۵ء کو مصر کی عوامی عدالت نے سید قطب کو پندرہ سال قید بامشقت کی سزاسنائی یہ فیصلہ سید قطب کی عدم موجوگی میں سنایا گیا۔ چونکہ سید قطب بوجہ علالت میں حاضر نہیں ہوسکتے تھے۔

پندرہ سال قید کا ابھی ایک سال ہی گزرا تھا کہ جمال عبد الناصر کی طرف ایک نمائندہ جیل میں ان سے ملا اور یہ پیشکش کی کہ اگر آپ چند سطریں معافی نامہ لکھ دیں۔ تو انہیں اخبارات میں شائع کر دیا جائے تاکہ آپ کو رہائی مل جائے۔ اس معافی نامے کی پیشکش کے جواب میں مرد مومن نے جو جواب دیا وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے جس کے الفاظ درج ذیل ہے:

"مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو مظلوم کو کہتے ہیں کہ ظالم سے معافی مانگ لو۔ خدا کی قسم معافی کے وہ چند الفاظ جو پھانسی سے نجات کی غرض سے لکھنے کو کہا جائے تو بھی ہرگز نہ لکھوں گا میں اپنے رب کے حضور اس حال میں پیش ہونا چاہتا ہوں کہ میں اس سے خوش ہوں اور وہ مجھ سے خوش ہو"(6)

۱۹۶۴ء کے وسط تک سید قطب مصر کی مختلف جیلوں میں قید رہے ابتدائی ایام میں بہت زیادہ تشدد بھی کیا گیا۔ بعد میں یہ سزائیں ہلکی کر دی گئیں اور جیل میں انہیں علمی مشاغل جاری رکھنے کی اجازت بھی دے دی گئی اس سے انہوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور تفسیر فی ظلال القرآن کی تکمیل پر توجہ دی۔ عراق کے صدر عبد السلام عارف کی سفارش پر انہیں ۱۹۶۴ء میں رہا کر دیا گیا۔ لیکن یہ رہائی برائے نام تھی مسلسل پولیس کی نگرانی میں رہتے تھے۔

رہائی کے ایک سال بعد سید قطب کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ الزام یہ لگایا گیا کہ وہ طاقت کے ذریعے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ نہ صرف انہیں بلکہ ان کے بھائی محمد قطب اور بہنوں حمیدہ قطب کو بھی گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ تھی۔ فوجی عدالتوں میں ان پر مقدمات چلائے گئے۔ ملزموں کی طرف سے کوئی وکیل نہ تھا ملک کے باہر سے وکیلوں نے کیس لڑنے کی درخواست دی جو کہ رد کر دی گئی۔ فروری ۱۹۶۶ء میں عدالت میں پیش ہوئے۔ دیگر ملزموں نے بتایا کہ اقبال جرم کے ان پر شدید تشدد کیا گیا، اعضاء تک توڑے گئے۔ سید قطب نے بھی خود پر تشدد کا اعتراف کیا مگر ٹریبونل کے صدر نے بات سننے سے ہی انکار کر دیا اور ملزمان کو خاموش کروادیا گیا۔(7) اگست ۱۹۶۶ء میں سید قطب اور ان کے دو ساتھیوں کو سزائیں سنا ئی گئیں۔ جس پر اسلامی دنیا میں شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔ دینی راہنماؤں سیاسی شخصیتوں، مذہبی اور اصلاحی تنظیموں اور اخبارات ورسائل کی طرف سے سزاؤں میں تبدیلی کی درخواست کی گئی۔ جو رد کر دی گئی بالآخر ۲۹

اگست ۱۹۶۶ء کی صبح حکومت نے سید قطب کو دو ساتھیوں محمد یوسف ہواش اور سید الفتاح سمیت تختہ دار پر چڑھا کر سزائے موت دے دی گئی۔[8] اس طرح یہ بے مثال شخصیت جو مصر اور عرب دنیا کے الحاد پرست اور لادین عناصر کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھ رہی تھی اپنے مالک حقیقی سے جاملی۔

سید قطب کی علمی خدمات

سید قطب نے شعر و شاعری کے میدان میں بھی اہم کارنامے سر انجام دیے شعر کا ذوق بچپن سے ہی تھا۔ دس سال کی عمر تک شعر کہنا شروع کر دیئے تھے۔ وہ اپنے ابیات و اشعار گنگناتے اور یہ سلسلہ جاری و ساری رہا جنوری ۱۹۳۵ء میں اپنا دیوان "الشاطی المجھول" شائع کروایا جو کہ دو سو آٹھ صفحات پر مشتمل تھا خود اس کا مقدمہ تحریر کرتے ہوئے چار فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ فصل اول "قصائد اور کچھ رموز وغیرہ پر مشتمل ہے جبکہ فصل دوم صو رو تاملات ہیں۔ فصل سوم میں غزلیں و مناجات ہیں اور فصل چہارم وطنیات سے متعلق ہے۔ سید قطب مصری معاشرہ میں ایک ادیب کی حیثیت سے ابھرے سیاسی اور جماعتی نقاد کے عنوان سے انہوں نے نام پیدا کیا بالآخر اسلام کے عظیم مفکر، داعی مفسر قرآن کے روپ میں دنیا میں رخصت ہوئے، انہوں نے اپنی زندگی کا آغاز بچو ں کے لئے تاریخی اور اسلامی لٹریچر لکھنے سے کیا اس دور میں کچھ اور لوگوں نے بھی لکھا مگر سید قطب کے اسلوب میں جو سلاست و لطافت اور جذبہ و اخلاص جھلکتا ہے اس میں منفرد نظر آتے ہیں جب مزید نکھار پیدا ہوا تو ان کا پہلا افسانہ "اشواک "(کانٹے) دینائے ادب میں نمودار ہوا اور نام کمایا اس کے بعد دو اور کتابیں لکھیں ایک " طفل من القریۃ"(گاؤں کا بچہ) اور دوسری "مدینۃ المسحورۃ"(سحر زدہ شہر)۔ ان کی بنا پر سید قطب کی شہرت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔[9]

سید قطب نے ادبی ذوق کی سیر ابی، بلاغت و اصول ایجاز کی جستجو میں قرآن کریم کا مطالعہ کیا۔ اس مطالعہ کے دو ران اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی حکمت و ہدایت کے دروازے کھول دیئے۔ یہ سید قطب کے اخلاص و پاکیزگی اور طلب صادق کا کرشمہ ہے کہ قرآن نے ان کو ادب کے لازوال خزانے اور ہدایت کا ابدی نور عطا فرمایا جو مرتے دم تک ان کا ہم نشین رہا ہے۔ سید قطب کی تصانیف کی تعداد تقریباً کیس ہے:

1۔ الشاطی المجھول

2۔ مھمۃ الشاعر فی الحیاۃ و شر الجیل الحاضر

3۔ النقد الادبی اصولہ و مناھجہ

4۔ التصویر الفنی فی القرآن

5۔ مشاھد القیامۃ فی لقرآن

6۔ طفل من القریۃ

7۔ اشواک

8۔ المدینہ المسحورۃ

9۔ العدالتہ الاجماعیتہ فی الاسلام

10۔ معرکتہ االاسلام والراسمالیۃ

11۔ الاالسلام العالی

12۔ المستقبل لھذاالدین

13۔ خصائص التصور الاسلامی ومقوماتہ

14۔ اسلام ومشکلات الحضارۃ

15۔ فی ظلال القرآن

اور "فی ظلال القرآن" ہی ہماری بحث سے متعلق ہے اور اس کا مفصل تعارف حسب ذیل ہے۔

تفسیر فی ظلال القرآن کا تعارف

سید قطب نے تفسیر پہ کام کا آغاز ۱۹۵۲ء میں کیا۔ ۱۹۵۲ء میں ہی جز اول مکمل ہو گیا۔ جنوری ۱۹۵۴ء تک مزید ۱۶ اجزاء پر کام مکمل کر لیا گیا۔ نومبر ۱۹۵۴ء میں سید قطب کی گرفتاری کی وجہ سے کچھ دیر کام رکا رہا۔ پھر جیل ہی میں ۱۹۵۹ء میں تفسیر پر کام مکمل ہو گیا۔ کچھ اجزاء کی اشاعت ۱۹۶۱ء میں ادارہ احیاء التراث العربی نے کی اور کچھ اجزاء دارالشروق سے شائع ہوئی۔ تفسیر فی ظلال القرآن کے اردو ترجمہ کا شرف لاہور کی اسلامی اکادمی کو حاصل ہو ا۔ یہ ترجمہ دس جلدوں پر مشتمل ہے پہلی دو جلدوں کے ترجمے کا شرف مولانا ساجد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی کو حاصل ہوا۔ اور باقی آٹھ جلدوں کا ترجمہ جناب پروفیسر میاں منظور احمد نے کیا ہے۔ اسے اسلامی اکادمی والوں نے اگست ۱۹۸۹ء میں شائع کیا۔ یہ تفسیر عربی میں آٹھ جلد دوں میں شائع ہوئی پاروں کے اعتبار سے تقسیم ذیل ہے۔

جلد اول: پارہ ایک تا تین

جلد دوم: پارہ چار تا چھ

جلد سوم: پارہ سات تا نو

جلد چہارم: پارہ دس تا بارہ

جلد پنجم: پارہ تیرہ تا سترہ

جلد ششم: پارہ اٹھارہ تا بائیس

جلد ہفتم: پارہ تئیس تا ستائیس

جلد ہشتم: اٹھائیس تا تیس

اسے بیروت سے ادار العربیہ والوں نے شائع کیا لیکن سن اشاعت نہیں ہے۔

سید قطب تفسیر فی ظلال القرآن کی کے نام کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قرآن کے زیر سایہ زندگی بسر کرنا ایسی نعمت ہے جسے وہی پہچان سکتا ہے جس نے اسکا ذائقہ چکھا ہو یہ ایسی نعمت ہے جو انسان کو بلند و پاکیزہ بنا دیتی ہے اللہ تعالیٰ کا احسان ہے مجھ پر کے میں نے قرآن کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہوئے وہ کچھ حاصل کیا جو پہلے حاصل نہ کر سکا تھا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ ہی سے محو گفتگو ہیں میں ایک حقیر انسان ہوں اور کسی حقیر انسان کی اس سے بڑی تکریم کیا ہو سکتی ہے کہ اسکا خالق اسے یہ توفیق دے رہا ہو کہ وہ ایک عزت والی زندگی بسر کرے۔[10]

تفسیر فی ظلال القرآن کا منہج استدلال

عربی زبان میں اس سے پہلے اور بعد میں بھی بہت زیادہ تفاسیر لکھی گئیں جو کہ اپنی اپنی جگہ بہت زیادہ اہمت کی حامل ہیں لیکن ذخیرہ عربی تفاسیر میں یہ تفسیر (فی ظلال القرآن) ایک اہم اضافہ ہے جو اپنی الگ حیثیت اور پہچان رکھتی ہے۔ فی ظلال القرآن تصنیف کرتے ہوئے سید قطب شہید نے روایتی اسلوب استدلال سے ہٹ کر، لیکن تفسیری روایت اور قرآن و حدیث کے متن سے جڑ کر تفسیری خدمت انجام دی ہے۔ تفسیر لکھنے سے پہلے انھوں نے اعلیٰ پائے کے تفسیری ادب اور امہات تفاسیر کا مطالعہ کیا۔ احادیث نبوی کے ہزاروں صفحات پر پھیلے لوازمے کا مطالعہ کر کے موضوعات کا اشاریہ بنایا، مسلم تاریخ اور فقہی لٹریچر کی بنیادی کتب کے مباحث اور کلامی معرکوں کو ذہن نشین کیا۔ دوسری جانب اپنے آپ کو عصرِ حاضر سے جوڑتے ہوئے مغربی افکار و نظریات اور بر سرپیکار عالمی و مقامی تحریکات مثلاً: نسل پرستی، سرمایہ داری، اشتراکیت، لادینیت، استعماریت، اور نام نہاد آزاد خیالی کے نام پر سٹرانڈ پیدا کرتی عریانی و فحاشی کے سرچشموں کو گہرائی میں جا کر پرکھا۔

ذیل میں فی ظلال القرآن کے منہج استدلال کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

1۔ استدلال بالقرآن:

سید قطب تفسیر میں سب سے پہلا مصدر و ماخذ قرآن کو اور دوسرا حدیث کو مانتے ہیں رائے کو اہمت نہیں دیتے تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں نے کبھی قرآن سے باہر کسی نص کی ضرورت محسوس نہیں کی سوائے رسول ﷺ کے قول کے وہ تو حقیقتاً خود آثار قرآن میں سے ہے"(11)

سید قطب دیگر علماء اور آئمہ کے اقوال اور اختلاف پیش کرنے سے گریز کرتے ہیں اور عموماً یہی مؤقف دیگر علماء کا بھی رہا ہے الشیخ محمد عبدہ نے اپنی تفسیر المنار میں بھی اس پر افسوس کا اظہار درج ذیل الفاظ میں فرمایا ہے:

"ان الله تعا لیٰ لا یسا لنا یو م القیا مة عن اقو ال النا س و ما فهمو ا و انما یسا لنا عن کتا به الذ ی انز ل لا رشا دنا و هد ایتنا و عن سنته نبیناﷺ الذ ی یبین لنا ما انز ل الینا۔"(12)

"اللہ تعالیٰ ہم سے قیامت کے روز لوگوں کے اقوال وان کے فہم کے بارے میں سوال نہیں کریں گے وہ تو ہم سے اس کتاب کے بارے میں پوچھیں گے جس کو انہوں نے ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لئے نازل فرمایا اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کے بارے میں پوچھیں گے جو ہر اس چیز کی وضاحت کرتی ہے جس کو اس نے ہماری طرف اُتارا ہے۔"

گویا سب سے پہلے قرآن سے تفسیر ہونی چاہے بعد میں حدیث مبارکہ دیکھیں اور اس کے بعد دیگر ذرائع پر اعتماد کرنا چاہے۔

2۔ استدلال بالحدیث:

دیگر تفاسیر کی طرح سید قطب احادیث سے استدلال بھی کرتے ہیں اور انہیں تفسیر کا دوسرا بڑا ماخذ تسلیم کرتے ہیں یہ اس لئے بھی ضروری ہے وہ فرماتے ہیں:

"لا ن رسو ل استلهم المعر فة من الله و لم ینطق الا با لو حی من الله و لم یخط خطو

ة الابنور من الله۔"[13]

"اس لئے کہ رسول ﷺ کی معرفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے الھامی ہوتی ہے اور رسول وحی کے ذر یعے بولتا ہے اور جو بھی اقدام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوتا ہے۔"

اور سید قطب خود فرماتے ہیں:

"یہ حدیث ایسا ضخیم توجیہی تربیتی اور منہجی مادہ ہے جو نصوص قرآنی کی طرف رہنمائی کرتا ہے قطع نظر اس کے کہ ہم اس کی قدر وقمت اور حقیقت سے غافل اور بے خبر ہیں۔"[14]

سید قطب نے نزول قرآن اور بعثت رسول ﷺ کی غرض وغایت کو کھول کر بیان فرمایا ہے۔ وہ مقصد انسان کا اپنے خالق ومالک کے ساتھ ربط وتعلق اور تمام معاملات ونشانات میں مرکز ومحور اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دینا اور سمجھنا ہے گویا سید قطب احادیث کو تفسیر میں بہت زیادہ اہمت دیتے ہیں اور انہیں استعمال بھی کرتے ہیں اور احا دیث سے ان کا استدلال بڑا جاندار اور شاندار ہوتا ہے۔

3۔ جاہلی ادب سے استدلال

فی ظلال القرآن میں لفظ کی وضاحت کے لئے سید قطب لغت کا سہارا لیتے ہیں جس کی امثلہ مندرجہ ذیل ہیں:

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ۔[15]

"اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال برباد ہوگئے۔"

سید قطب "حبطت" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ عرب کے قول "حبطت الناقۃ" سے نکلا ہے۔[16]

جانور جب زہریلہ چارہ کھا کر مر جائے تو بولا جاتا ہے۔ یعنی ضلالت کا زہریلہ کھانا کھا کر پھر جانا اور مر جانا دراصل روحانی موت ہے مزید فرماتے ہیں کہ متکبرین کے لئے یہ لفظ بہت مناسب ہے۔[17]

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا۔[18]

"اور جب وہ اپنے کئے پر شدید نادم ہوئے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ وہ واقعی گمراہ ہوگئے"

سید قطب وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"یقا ل سقط فی ید ہ اذ ا عد م الحیطۃ فی د فع ما ھویصد دہ امر۔"[19]

یہ اس وقت کہا جاتا ہے حیلہ ناکام ہو جائے یعنی جو انہوں نے دیکھا کہ بنایا گیا معبود تو کسی کام کا نہیں ہے اور ضلالت واضح ہوگئی تو بول اٹھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے رحم نہ کیا تو ہم خسارا پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

سید قطب "عضین" کی وضاحت کرتے ہوے فرماتے ہیں:

" عضين جا مع عضة و هو من عضى الشاةای فصل بين اعضا ئها ۔"[20]

"(عضین عضۃ) کی جمع ہے اس کا معنی ایک جڑ ہو ہوتا ہے اور یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب بکری کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔"

مقصود اس سے یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کچھ حصے کو مان لیا اور کچھ کا انکار کر دیا۔

شراب کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے سید قطب نے شعراء کا حوالہ دیا ہے اور ان سے معروف شاعر امراؤ القیس کے اشعار پیش کئے ہیں:

و اصبحت ودعت الصبا غير انى اراقب خلا ت من العيش اربعا
فمنهن: قو لى للندامى تر فقوا، يد ا جو ن نشا جا من الخمر متر عا
و منهن : ركض الخيل تر جم با لقنا يبادرن سربا آمنا ان يفزعا (21)

"میں صبح کرتا ہوں اور بادصبا کو چھوڑتا ہوں اس حالت میں زندگی کی خوشی کی امید لگائے رکھتا ہوں شراب کے ساتھیوں سے میرا کہنا کہ نرمی کرو اور شراب میں آمیزش کر کے پلا رہے ہوتے ہیں گھوڑوں کا دوڑنا وہ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کسی گھبراہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔"

ایلاء میں عورت سے علیحدہ رہنے کی قسم اٹھاتا ہے جاہلیت میں اس کی کوئی حد مقرر نہ تھی شریعت اسلامیہ نے اسکی تحدید فرمادی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک رات گشت پر تھے ایک عورت کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا جس کا خاوند عرصہ ہوا گھر سے چلا گیا تھا۔

تطا و ل هذ ا الليل و اسو د جا نبه و طا ل على ان لا خليل الا عبه
فو الله لو لا خمسية الله و حد ه لحر ک من هذا البشرير جو انبه [22]

"رات لمبی اور سیاہ اور میں کسی ایسے دوست کے انتظار میں جس سے کھیل سکوں خدا کی قسم اگر اللہ کا ڈر نہ ہوتا تو میں گناہ میں مبتلا ہو جاتی"

یہ وہ منہج ہے جس کی ووضاحت خود سید قطب نے کی ہے ساری تفسیر اسی منہج پر ہے ہاں البتہ گاہے بگاہے عربی جاہلی ادب و نعمت سے استدلال بھی ملتا ہے جن کی چند امثال ذکر کر دی گئی ہیں۔

4۔اسرائیلی روایات سے اجتناب:

اسرائیلی روایات کے بارے میں سید قطب کا مؤقف متشابہ آیات سے مختلف نہیں ہے فرماتے ہیں ہمارے لئے صرف ظاہری نص کافی ہے اگر کسی آیت کی تفسیر کی ضرورت ہو تو اس کے لئے انبیاء کے واقعات کافی ہیں اسرائیلی روایات تو فساد کا باعث ہیں مسلمان ان میں غور و فکر کی وجہ سے اہم امور میں غور و فکر سے غافل ہو جاتے ہیں اسرائیلی روایات کے بارے میں ان کا واضح اور قطعی مؤقف موجود ہیں فرماتے ہیں:

"مناسب یہ ہے کہ ہم صرف کتاب مقدس کا لفظ بولیں وہ چاہے عہد قدیم یا جدید اس لئے کہ عہد قدیم کتب یہود پر مشتمل ہے اور عہد جدید عیسائیوں کی اناجیل پر مشتمل ہے لیکن یہ سب کچھ وہ نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُتارا گیا تھا اس لئے کہ تورات جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمایا تھا اس کا اصل نسخہ تو یہودیوں کی قید کے وقت بابلیوں نے جلا دیا تھا اور اس کی دوبارہ کتابت کئی صدیوں بعد حضرت مسیحؑ کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل ہوئی اور اس کو عزیرؑ نے تحریر کیا تھا اس میں کچھ اصل چیزیں ہیں باقی صرف ایک تالیف ہے اور یہی معاملہ اناجیل کا ہے ان میں حضرت مسیحؑ کے شاگردوں کی یاد رکھی ہوئی چیزیں ہیں جو حضرت مسیحؑ کی وفات کے تقریباً ایک صدی بعد وجود میں آئیں ان میں کئی قصے کہانیاں خلط ملط ہو گئیں اس لئے یقینی طور پر ان سے کوئی چیز لی بھی نہیں جا سکتی ہے۔"(23)

5۔متشابہات سے گریز

سید قطب کا قرآن مجید میں موجود متشابہات آیات کے بارے میں مؤقف ہے کہ وہ ان میں زیادہ غور و خوض نہیں کرتے اور ان کے بارے میں کلامی اور فلسفی بحثوں میں نہیں جاتے اور ان کا کہنا یہ کہ ہم ان سے بحث نہیں کرتے کہ قرآن نے بھی ان پر تفصیلاً گفتگو نہیں فرمائی اور وہ لوگ جو ان کی حقیقت یا تاویل کی طرف جانا چاہتے ہیں وہ گمراہ ہو جاتے ہیں یا ان کے گمراہ ہونے کا خدشہ بہر حال موجود رہتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت کریمہ ہے:

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ(24)

"پھر وہ (کائنات کے) بالائی حصوں کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے انہیں درست کر کے ان کے سات آسمانی طبقات بنا دیئے۔"

اکثر مفسرین نے یہاں پر بہت زیادہ بحث کی ہے قدیم و جدید اور "استواء" کے بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں لیکن سید قطب فرماتے ہیں یہ سب بشری اصطلاحیں ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان سے قیاس نہیں ہو سکتا یہ سب فساد ہے ہم اس سے تعرض نہیں کریں گے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ[25]

"اس کی کرسی (سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔"

یا وہ آیات جو صورت الانفال میں فرشتوں کی مدد کے حوالے سے ہے ان کی کیفیت اور دیگر امور زیر بحث نہیں لاتے[26]

6۔ عقلی استدلال

سید قطب تفسیر کرتے ہوئے جن اہم امور کا خیال کرتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

سید قطب قرآن مجید کے فنی محاسن اور ترتیب کا اہتمام کرتے ہیں اسلام کی ہدایت اور فضلیت کو بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان فرماتے ہیں۔ غلط سوچ و فکر کی تصیح کرتے ہوئے اللہ کے دین کی علامات اور منہج کی وضات بڑے واضح انداز میں کرتے ہیں۔[27]

سید قطب کی یہ تفسیر تحریکی سوچ و فکر کی حامل فرماتے ہیں:

"ان رد القر آ ن فی احسا سنا جد ید ا کما تلقه العر ب الا و ل مر ه فسحر و ا به اجمعین "[28]

" قرآن مجید ہمارے احساسات میں جدید رنگ بھرتا ہے وہ رنگ جس کو عربوں نے پہلی دفعہ دیکھا پس وہ سب کے سب مسحور ہو گئے۔"

سید قطب تفسیر کرتے ہوئے پہلے سورت کے اہم مضامین کی وضاحت کرتے ہیں پھر سورتوں کے مابین مناسبت بیان کرتے ہوئے رواۃ کے اقوال، مفسرین کی گفتگو، اسباب نزول اور تاریخ نزول کی وضاحت کرتے ہوئے زمانے اور وقت کا بھی خیال کرتے ہیں تو اس طرح کتب احادیث و تفاسیر اور اہم تاریخی کتب سے ایک بڑا ذخیرہ جمع کر لیتے ہیں۔ لیکن اس جمع و ترتیب میں اس احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ صحیح و ضعیف کا بھی خیال کرتے ہیں ایک کو دوسری چیز پر ترجیح بھی دیتے ہیں اور ان سے مسائل کا استنباط و استخراج بھی کرتے ہیں۔ تاکہ صحیح مؤقف اور صورت حال واضح ہو جائے۔

سید قطب عموماسورت کی تفسیر شروع کرنے سے پہلے سورت کے مرکزی خیال کی وضاحت بھی کرتے ہیں کہ اس سورت کا اصل مرکز و محور کیا ہے۔ مثلا: سورت بنی اسرائیل کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"اس سورت کا اصل موضوع مرکز و محور رسول ﷺ کی شخصیت ہے۔ قوم کا مؤقف آپ ﷺ اور اس قرآن کے بارے میں جو آپ لے کے آئے۔ اس قرآن کا موضوع کیا ہے؟ یہ کس طرف راہنمائی کرتا ہے، قوم کا آپ ﷺ کا استقبال اور آپ ﷺ کی مخالفت کرنا۔"

سود کے مسئلہ پر سورۃ البقرۃ میں مفصل بحث کی ہے اور عقلی و نقلی دلائل بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان السلام یقیم نظا مة الا قتصا دی و نظا م الحیا ة کلها علی تصور معین یمثل الحق الوا قع فی هذا الو جو د [29]

"اسلام اپنا اقتصادی نظام پیدا کرنا چاہتا ہے اور ایسا نظام زندگی بھی جو حق اور حقیقت کی حقیقی تصویر ہو

سید قطب کی "فی ظلال القرآن" کا انداز و اسلوب باقی تمام تفاسیر سے ہٹ کر انوکھا ہے۔ یہ ایک تحریکی تفسیر ہے مفسر موصوف نے قرآن کے اصل موضوعات کو موضوع بحث بنایا ہے تاکہ اصل مقصود پر توجہ مرکوز رہے۔ جزوی معاملات کو نہیں چھیڑا گیا اگر بحث ہے تو صرف محدود۔

نتائج بحث

سید قطب ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ تحریکی و انقلابی سوچ و فکر رکھتے تھے پوری زندگی اسی سوچ و فکر کو عملی شکل دینے میں گزار دی بالآخر جام شہادت نوش فرمایا ان کی سوچ و فکر انکی تفسیر فی ظلال القرآن میں دیکھی جاسکتی ہے جس میں بڑی تفصیل کے ساتھ انہوں نے لکھا ہے کہ کامیابی اور انقلابی زندگی انسان کیسے گزار سکتا ہے سید قطب اس میں عملی راہیں دکھلاتے، لوگوں کو عملی زندگی پر ابھارتے اور معاشرے میں مسلمانوں میں یہی روح پھونکنا چاہتے تھے۔ سید قطب اس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سید قطب نے عربی ادب سے بھی استدلال کیا ہے مگر مفسرین کی نسبت بہت کم لیکن موجود ہے۔ فی ظلال القرآن اپنے پائے کی ایک منفرد تفسیر ہے اس کا انداز بہت سادہ لیکن علمی ہے۔ اس تفسیر کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے معاشرے کی بھلائی اور دین کو بہت جوڑ کر بیان کر دیا ہے ایک طرف اختصار ہے تو دوسری طرف آیات کا ربط بنا نظر آتا ہے۔ فی ظلال القرآن کو باغور پڑھنے سے پتہ چلتا ہے اس میں تفسیر سماجی، سیاسی پہلوؤں کو بھی اسلامی نظریات کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ مصنف نے کسی فرقہ کے تضاد کے بنا اس میں بیان تحریر کئے۔ یہ تفسیر بیسویں صدی کی لکھی جانے والی جامع تفسیر ہے۔ تفسیر فی ظلال القرآن سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے زیر سایہ آجانے میں انسان کے

لئے سکون راحت امن وسلامتی ہے کیونکہ قرآن ایک ہمہ گیر نظام حیات اپنانے کی دعوت دیتا ہے جیسے اختیار کر کے انسان امن اور سکون سے زندگی گزار سکتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔عبد اللہ عو ض ،**سید قطب الا د یب النا قد** (اردن: مکتبہ المنا ر،2005ء) ، ۷۹

Abdūllāh Awēz, Syēd Qūtāb al-adēb ul nāqīd (Jordan: Māktābā tul Mīnār, 2005), 79

[2] ۔ سید قطب ، **طفل من القریه** (جد ہ :دارا لسعو د یہ للنشر، 2013)، ۱۸۱-۱۸۲

Syēd Qūtāb, Tīfāl mīnal Qūrātā (Jaddah: Dār ul Saudia Lil Nāshēr, 2013), 181-182

[3] ۔ رجا ء النقا ش ، **صحا فت مجهولة فی الاد ب العربی المعا صر**(بیر و ت: المؤ سسہ العر بیة ، 2009)، ۲۶

Rajāā ul NīqAsh, Sahāfāt Majhōlatā fīl Adāb ul Arbī ul Mūāsir (Bērūt: Al-Mūāssā tūl Arābīyā, 2009), 26

[4] ۔ ذکی ،محمد شو قی ،**الا خوان المسلمون والمجتمع المصری** ،(مصر: بد ون اسم النا شر ، 2011ء)،۳۱-۳۲

Zākī, Mūhāmmād Shōōqī, Al-Akhwān ul Mūslīmōōna wāl Mūjtāmā ul Mīsrī (Egypt: Bādōn Ism ul Nāshīr, 2011), 31-32

[5] ۔ اسعد سید احمد ،**الا سلا م والد اعیه الا ما م المرشد حسن البہقی** (قا ہر ہ: دارالا نصا ر، 2008)،۵۲-۵۳

Asād Sāeed Ahmād, Al-Islām wal Dāyīyā Al- Imām ul Mūrshād Hassān Al-bēhqī (Qāhīrā : Dār ul Ansār, 2008), 52-53

[6] ۔ شا می جو ہر ، **الصا متون یتکلمون** (قا ہر ہ : المکتب المصر ی الحد یث،2018)،۸۸

Shāmī Jōhār, Al-Sāmatōn e Yatākallāmōma (Qāhīrā: Dār ul Kūtūb ul Mīsrē ul Hādīth, 2018), 88

[7] ۔ایضا،۸۸

Ibid, 88

[8] ۔ الخا لد ی ، **سید قطب الشہید الحی** ،، ۱۵۶

Al-Khālīdē, Syēd Qūtāb Shāhēēd Al- Hāyyi, 156

[9] ۔ایضاً

Ibid

[10] سید قطب ، **فی ظلا ل القرآ ن** (شام: دارالشروق، 2013ء) ،۲۳/۱

Syēd Qūtāb, Fī Zīlāāl ul Qūrān (Shām : Dār ul Shārōōq, 2013), 1/23

[11] ۔ایضا،۳/۱۴۲۳

Ibid, 3/ 1423

[12] ۔ الشیخ ،محمد عبد ۃ ، **تفسیرالقرآ ن الحکیم المعروف تفسیرالمنا ر**(بیر و ت :دارالفکر، 2009ء)، ۲۵-۲۶

Al-Shēīkh, Mūhāmmād Abdūhō, Tāfsīr ul Qūrān ul Hākēēm al- Mārōōf Tāfīr ul Mānār (Bērūt: Dārūl Fīkr, 2009), 25-26

[13] ۔ایضاً

Ibid

[14] ۔ سید قطب ، **فی ظلا ل القرآن** ،۲۲۸/۱

Syēd Qūtāb, Fī Zīlāāl ul Qūrān, 1/228

[15] ۔ الاعراف۷ :۱۴۷

Al-ā'rāf 7: 147

[16] ۔ ابن منظور، **محمد بن مکرم بن علی جمال الدین افریقی ،لسا ن العرب**(کویت: مکتبة القانونیة ، 2011ء) ۷/ ۲۷۰

Ibn ē Mānzōōr, Mūhāmmād bīn Mūkārrām bīn Alī, Jāmāāl ul Dīn Afriqī, LīSāān ūl Arāb (Qwāīt: Māktabā tūl Qānōōnīyā, 2011), 7/270

[17] ۔ سید قطب ، **فی ظلال القرآن** ،۶۸/۹

Syēd Qūtāb, Fī Zīlāāl ul Qūrān, 9/68

[18] ۔ الاعراف7 :۱۴۹

Al-āīrāf 7: 147

[19] ۔ ابن منظورافریقی ، **لسا ن العرب** ،۳۱۸/۷

Ibn ē Mānzōōr, Afriqī, LīSāān ūl Arāb, 7/318

[20] ۔ ایضاً

Ibid

[21] ۔ عد د شعراء ، **دواین الشعرالعربی علی مرالعصور** ، ۴۹۹/۹

Adād Shūārā, Dāwāīn ul Shūrā Arābī Alā Mūrāl āsōōr, 9/499

[22] ۔ ایضاً

Ibid

[23] ۔ ایضاً،۴/۱۸۸۱

Ibid, 4/ 1881

[24] ۔ البقرة۲: ۲۹

Al-Bāqārā 2: 29

[25] ۔ البقرة۲ :۲۲۵

Al-Bāqārā 2: 225

[26] ۔ سید قطب ،**فی ظلال القرآن** ،۵۲/۱

Syēd Qūtāb, Fī Zīlāāl ul Qūrān, 1/52

[27] ۔ ایضاً،۳/۴۸۳

Ibid, 3/ 483

[28] سید قطب ، **فی ظلال القرآن** ،۶۸/۹

Syēd Qūtāb, Fī Zīlāāl ul Qūrān, 9/68

[29]سید قطب ، **فی ظلال القرآن** ،۶۸/۹

Syēd Qūtāb, Fī Zīlāāl ul Qūrān, 9/68Syēd Qūtāb, Fī Zīlāāl ul Qūrān, 147/1